بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ — ایڈیٹر روشن دین تنویر — قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۲۷ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ — ۲۴ وفا ۱۳۴۷ہش — ۲۴ جولائی ۱۹۶۸ء	نمبر ۱۶۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو لازم ہے کہ ہمیشہ غفلت سے پرہیز کرے

اور اس ذات پر نظر رکھے جس کے بغیر ایک ذرہ کا قیام بھی مشکل ہے

"مذہب یہی ہے کہ انسان خوب غور کرے اور دیکھے اور عقل سے سوچے کہ وہ ہر آن میں خدا کا محتاج ہے انسان کی جان پر، مال پر، آبرو پر بڑے بڑے مصائب اور حملے ہوتے ہیں لیکن سوائے خدا کے اور کوئی نجات دینے والا نہیں ہوتا اور ان موقعوں پر ہر ایک قسم کا فلسفہ خود بخود شکست کھا جاتا ہے جن لوگوں نے ایسے اصولوں پر قائم ہونا چاہا ہے کہ جن میں وہ خدا کی حاجت کو تسلیم نہیں کرتے حتّٰی کہ انشاء اللہ بھی زبان سے نکالنا ان کے نزدیک معیوب ہے۔ مگر پھر بھی جب موت کا وقت آتا ہے تو ان کو اپنے خیالات کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ ہر آن میں اپنے ہر ایک ذرہ کے قیام کے لئے انسان کو خدا کی حاجت اور ضرورت ہے اور اگر وہ انانیت سے نکل کر غور سے دیکھے تو تجربہ سے اسے خود پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ کس قدر غلطی پر تھا۔ اپنے آپ کو ہر آن میں خدا کا محتاج جاننا اور اس کے آستانہ پر بھروسہ رکھنا یہی اسلام ہے اور اگر کوئی مسلمان ہو کر اسلام کے طریق کو اختیار نہیں کرتا اور اس پر قدم نہیں مارتا تو پھر اس کا اسلام ہی کیا ہے؟ اسلام نام ہے خدا کے آگے گردن جھکا دینے کا۔ ذرا سوچ کر دیکھو کہ اگر انسان کو ایک سوئی نہ ملے تو اس کا کس قدر حرج ہوتا ہے۔ تو پھر کیا خدا کا وجود ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کی ضرورت انسان کو نہ ہو اور اس کے وجود کے بغیر وہ زندہ رہ سکے۔ جب تک انسان کو صحت، مال، اقتدار حاصل ہوتا ہے تب تک تو اس کا یہ مذہب ہوتا ہے کہ اسباب پر توکل اور بھروسہ نہ کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا محتاج نہ جانے۔ لیکن جب مصائب اور مشکلات آکر پڑتے ہیں تو اس وقت یہ مذہب خود بخود بدلنا پڑتا ہے۔ اسی لئے جو لوگ مصائب اور شدائد کا نشانہ بنتے ہیں ان کا مذہب ہی اور ہوتا ہے وہ دیکھتے ہیں کہ ایک ایسے وجود کی ضرورت ہے جو طاقت والا ہو اور ہمیں پناہ دے سکے۔

.... انسان کو لازم ہے کہ ہمیشہ غفلت سے پرہیز کرے اور اس ذات پر نظر رکھے جس کے بغیر ایک ذرہ کا قیام بھی مشکل ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے یہی معنے ہیں کہ انسان اس کی طرف بار بار رجوع کرے اور اس کے مقابلہ پر کسی اور وجود اور شے کو متصرف اور متعدد نہ جانے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۹۷، ۱۹۸)

77

اخبارِ احمدیہ

○- ربوہ ۲۳ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چند دن کے لئے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ حضور کی ڈاک کا پتہ ۲۵ وفا (جولائی) کے بعد یہ ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح معرفت المختار لمیٹڈ

پوسٹ بکس نمبر ۴۹۰ کراچی نمبر ۲

تار کا پتہ یہ ہوگا AMCOSALES.

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ)

○- ربوہ ۲۳ وفا۔ کل پھر حضور ایدہ اللہ نے نماز مغرب پڑھانے کے بعد مسجد مبارک میں تشریف فرما رہ کر فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلبا سے خطاب فرمایا۔ حضور نے سورۃ احزاب کی مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر بیان فرمائی ہے۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ؀

تُو کہہ دے کہ وہ کون ہے جو تمہیں اللہ کی گرفت سے اگر وہ تمہیں سزا دینا چاہے بچائے گا یا اگر وہ تم پر رحم کرنا چاہے (تو اس سے تمہیں محروم کر سکے گا) وہ اللہ کے سوا اپنے لئے نہ کوئی حقیقی دوست پائیں گے نہ مددگار (یعنی جب بھی کام آئیگا خدا تعالیٰ ہی آئے گا)

اس مجلس عرفان میں حضور نے مندرجہ بالا آیت کی تفسیر بیان کرنے سے قبل تمہید کے طور پر بعض امور پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی۔

○- ربوہ ۲۳ وفا۔ مبلغ نائیجیریا محترم الحاج شیخ نصیر الدین احمد صاحب وہاں چار سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل شام خیبر ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ مقامی احباب نے ریلوے سٹیشن پر آپکو پھولوں کے ہار پہنا کر اور مصافحہ و معانقہ کر کے بہت پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تبلیغ کے اس سلسلہ میں آپ کی مراجعت مبارک کرے اور آپ کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ردفا ۱۳۴۷ہش

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

صرف ۱۶/۷/۶۸ کے امروز کی بعض سرخیاں ملاحظہ ہوں۔

(۱) ڈاکوؤں نے بس کو لوٹ لیا — (۲) ڈسٹرکٹ ٹریبونل کو کچہری میں ہونے والے قتل کے مقدمہ کے فیصلہ سے روک دیا گیا — (۳) دوکاندار سے ۵۵۰ روپے چھین لئے گئے سوابزنی کے الزام میں تین افراد گرفتار — (۴) بلا پاسپورٹ سرحد پار کرنے پر گرفتاری — (۵) بٹ کو کمپنیاں جان بوجھ کر مال تیار نہیں کر رہیں —(۶) مسروقہ ٹرک پکڑا گیا (۷) پانچ پولیس ملازمین پر سات خواتین کی عصمت دری کا الزام —(۸) قتل کے مجرم عمر قید کی سزا (۹) بہن اور آشنا کو قتل کر دیا گیا — (۱۰) تین افراد کو سزائے موت (۱۱) عورت پر مجرمانہ حملہ کرنے پر مقدمہ — (۱۲) محصل چونگی پر ڈاکے کی دوسری واردات (۱۳) سیمنٹ میں ریت ملانے کے الزام میں چشتیاں کے اوورسیر کے خلاف تحقیقات (۱۴) کم عمر لڑکی کو اغوا کر لیا۔ (۱۵) سنت نگر میں غنڈہ عناصر (۱۶) فٹ بال کے بین الاقوامی کھلاڑی نیض اللہ کو قتل کر دیا گیا۔

اسی طرح کے تقریباً ۲۶/۲۷ واقعات ہیں جن کی تفصیل یہاں نہیں دی جا رہی ایسی خبریں ہر روز اخبارات میں آتی رہتی ہیں۔

اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ ہم کس ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ تو صرف ایک اخبار کا حال ہے۔ دوسرے اخبارات میں بعض دیگر جرائم کا بھی ذکر ہوگا۔ یہ صرف ہمارے ملک کی حالت نہیں۔ ہمسایہ ملک بھارت اور ممالک کی بھی یہی حالت ہے۔ ابھی بہت سے جرائم روزانہ ایسے ہوتے رہتے ہوں گے جن کی اطلاع اخباروں میں بھی شائع نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسے جرائم کی تعداد شائع ہونے والے جرائم سے بہت زیادہ ہے۔ جو سوال پیدا ہوتا ہے اس کا جواب یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اس زمانہ میں فراموش ہی نہیں کر دیا گیا بلکہ ایسی تحریکیں چلائی جاتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر نہ ہونے پائے۔ چنانچہ نہ صرف کمیونزم فاشزم ہی اللہ تعالےٰ کے خلاف تحریکیں ہیں بلکہ سرمایہ داراں میں بھی اللہ کو بالکل بھلا دیا گیا ہے۔ اور صرف مادیاتی زندگی پر ہی توجہ دی جانے لگی ہے

اگرچہ دنیا کے سمجھدار لوگ اس کے نتائج دیکھ کر تڑپ اٹھے ہیں اور اس حالت سے نجات پانے کے لئے تدابیر بھی اختیار کر رہے ہیں۔ لیکن

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

یہ مرض بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ جرائم میں اضافہ ہوتا ہی چلا جاتا ہے۔ گویا وہ مادیاتی ذہنیت نے حواس اور عقل اس قدر ماؤف کر دیئے ہیں کہ اس مرض کی حقیقی علت کی طرف کوئی نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔

الغرض مادہ پرستانہ نظریات دنیا پر اس قدر حاوی ہو چکے ہیں کہ انسانی زندگی کے حقیقی مقصد یعنی خداشناسی کو محض ضیاع وقت سمجھا جاتا ہے اس لئے عقل سے جو ایمان باللہ پیدا بھی ہوتا ہے۔ اس کی حیثیت کچے سوت کی طرح ہوتی ہے۔ جو ذرا سی کھنچاؤ سے دھجی دھجی ہو کر بکھر جاتا ہے۔

چنانچہ ایسے سائنسدان اور فلسفی بھی اس زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں جو اس پُرحکمت کارخانۂ کائنات کے صانع کی ضرورت کو لازمی قرار دیتے ہیں مگر اس سے بڑھ کر وہ اللہ تعالےٰ کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اور سمجھتے ہیں کہ جو ترقی ہوتی ہے وہ صرف عقل کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔

بے شک یہ درست ہے کہ عقل اللہ تعالےٰ کا بیش بہا عطیہ ہے۔ لیکن انہیں اب بھی یہ احساس نہیں ہو رہا کہ اس عقل نے انسانی ذہنیت کو کس درجہ پر گرا دیا ہے۔ اور وہ کبھی غور بھی نہیں کرتے کہ باوجود عقل کے کارناموں کے ؟؟

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ظلماً زمین لینے کا بدلہ

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

ترجمہ۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص کچھ زمین ظلماً لے گا۔ بروز قیامت اس زمین کے ساتوں طبقے مثل طوق کے اس کی گردن میں لٹکائے جائیں گے۔

(بخاری کتاب المظالم)

ظالم قیامت کو اندھیرے میں ہوگا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " قیامت کے دن ظلم (کے باعث ظالم) پر تاریکیاں (مسلط) ہوں گی۔

(بخاری کتاب الظلم)

؟؟ زندگی کیوں خطرناک ہوتی جا رہی ہے۔ اور محض اللہ تعالےٰ پر اتنا ہی ایمان کہ اس پُرحکمت کارخانۂ کائنات کا صانع ضرور ہونا چاہیئے زندگی کو تباہی سے کس طرح بچا سکتا ہے۔ اور انسان کس طرح اپنی عقل کے پیدا کردہ خطرات سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

الغرض دنیا نے اپنی تباہی کے لئے خود ایسی ذہنیت پرورش کر لی ہے۔ جس سے اب سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ انسان اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرے عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ معاشرہ کی یہ تباہی اخلاقی اقدار کے فقدان کی وجہ سے ہوئی۔ یہ ٹھیک ہے لیکن مادہ پرستانہ ذہنیت اس سے آگے نہیں جاتی۔ اور یہ نہیں سوچتی کہ اخلاقی اقدار کا قحط کیوں ہو گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اخلاقی اقدار کی بنیاد ایمان باللہ۔ ایمان بالرسالت اور اور ایمان بالمعاد پر ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(الصف ۱۱-۱۲)

اے مومنو! کیا میں تمہیں ایسی بات کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا لے گی۔ (وہ تجارت یہ ہے) کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار "الفضل" خود خرید کر پڑھے

78

اس دُنیا کا عذاب اُخروی عذاب پر دلیل ہے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ)

سورۃ فیل کی تفسیر کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ یہ اعتراض کر دیا کرتے ہیں کہ اگلے جہان کے عذاب سے لوگوں کو ڈرانے کا فائدہ کیا ہے؟ پہلی سورۃ میں فرمایا گیا تھا کہ كَلَّا لَيُنۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ - میں بتا چکا ہوں کہ ان آیات میں خصوصیت سے اس دنیا کے عذاب کا ذکر کیا گیا ہے مگر اس کے ظاہری معنے چونکہ یہی نظر آتے ہیں کہ اگلے جہان میں کفار پر اس رنگ میں عذاب نازل ہوگا۔ اس قسم کی آیات پر کفار شور مچا دیا کرتے ہیں کہ اگلا جہان تو کسی نے دیکھا نہیں۔ پس تم اگلے جہان کے عذابوں کا ذکر کرکے درحقیقت لوگوں کو دھوکا دیتے ہو۔ اور ایک ایسی بات پیش کرتے ہو جس کی تصدیق اس دنیا میں نہیں ہو سکتی۔ جیسے اب تک بھی یوروپین مصنف یہی اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم نے اگلے جہان کے عذابوں سے ڈرا ڈرا کر لوگوں کو مسلمان کر لیا۔ یہی عرب لوگ کہتے تھے کہ قرآن کریم ایسے عذابوں کی خبر دیتا ہے جو اس جہان سے تعلق نہیں رکھتے۔ وہ صرف ایسے عذابوں کا ذکر کرتا ہے جو اگلے جہان سے تعلق رکھتے ہیں اور اگلا جہان ہم نہیں جانتے۔ پھر ہم ان باتوں کو کس طرح درست تسلیم کر لیں۔ اس کے جواب کے لئے قرآن کریم کا یہ طریق ہے کہ جہاں وہ کسی اخروی عذاب یا انعام کا ذکر کرتا ہے وہاں کسی نہ کسی دنیوی عذاب یا انعام کا ضرور ذکر کرتا ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ تم اخروی عذاب یا انعام یا نتیجہ کے متعلق تو کہہ سکتے ہو کہ ہم ان باتوں کو کس طرح مان لیں یہ تو اگلے جہان سے تعلق رکھتی ہیں، مگر تم دنیوی امور کے متعلق یہ بات نہیں کہہ سکتے اس لئے ہم اخروی عذابوں یا انعاموں کے ذکر کے ساتھ ہی بعض دنیوی امور سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں کا بھی ذکر کرتے ہیں جو موجودہ حالات میں بالکل ناممکن نظر آتی ہیں۔ اگر یہ ناممکن نظر آنے والی باتیں ممکن ہو جائیں اور تمہاری آنکھوں کے سامنے یہ باتیں پوری ہو جائیں تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ جس خدا نے ان غیر ممکنات کو ممکنات کی صورت دے دی ہے وہ اخروی عذابوں کو بھی اسی رنگ میں پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم کا یہ ایک عام قانون ہے کہ وہ اخروی اور دنیوی عذابوں اور انعاموں کو آپس میں ملا کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ دنیوی عذاب اور انعام اخروی عذابوں اور انعاموں کی صداقت پر گواہ ہوں اور کفار ان کے انکار کی جرأت نہ کر سکیں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفیل کو کفار کے اس اعتراض کے جواب میں بیان کیا ہے کہ اگلے جہان کے عذابوں کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں یہ بات عقل کے خلاف اور ناممکن نظر آتی ہے مگر ایسی ہی ناممکن بات اصحاب الفیل کی بربادی کی بھی تھی۔ ان کا حملہ ایسے رنگ میں ہوا اور ایسے حالات میں ہوا اور عربوں کا دفاع اتنا کمزور پڑ گیا اور انہوں نے اپنے آپ کو ابرہہ اور اس کے لشکر کے مقابلہ میں اتنا بےبس اور بےکس پایا کہ ہتھیار ڈال دئے اور سمجھ لیا کہ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے مگر باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے سامانوں اور ذرائع سے دشمن کو تباہ کیا گیا کہ جس کی مثال دنیا میں ڈھونڈے سے بھی نہیں مل سکتی۔ فرماتا ہے تم غور کرو اور سوچو کہ وہاں کیا بات تھی اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو تباہ کیا۔ اس کا لشکر اس لئے تباہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ایک دعا کی تھی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ان سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ اس شہر کو امن والا بنائیگا اور اسے دشمنوں کے حملہ سے محفوظ رکھے گا۔ ابراہیمؑ کے وقت لوگ کہتے ہوں گے کہ جناب آپ نے یہ دعویٰ تو کر دیا ہے مگر اس کا ثبوت کیا ہے۔ یہ تو آئندہ زمانہ کے متعلق آپ ایک بات کہہ رہے ہیں اور اس زمانہ میں نہ ہم زندہ ہوں گے نہ آپ نے زندہ رہنا ہے۔ پھر ایسی بات کا فائدہ کیا ہے۔ مگر جب وہ وقت آیا۔ دیکھنے والوں نے دیکھ لیا کہ ابراہیمؑ کی پیشگوئی پوری ہوئی اور ایک زبردست دشمن جو لشکرِ جرار کے ساتھ خانہ کعبہ پر حملہ آور ہوا تھا اس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کو بچا لیا اور اس طرح ایک ناممکن بات ممکن ہو گئی۔ ... بہرحال خانہ کعبہ کی بنیاد رکھتے وقت اور اپنی اولاد کو وہاں بساتے وقت وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی طاقت اور قوت حاصل نہیں تھی اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ خبر دی کہ خدا ایک نبی کو میری اولاد میں مبعوث کرے گا جو دنیا کے لئے مرجع ہو جائے گا اور جب انہوں نے دعا کی کہ الٰہی دنیا کے چاروں طرف سے لوگ یہاں آئیں اور حج کریں اور عبادت اور ذکرِ الٰہی میں اپنا وقت گزاریں اور تیرا نام بلند کریں اور تسبیح و تحمید کریں تو کیا انہیں طاقت حاصل تھی کہ وہ لوگوں کو کھینچ لاتے۔ وہ تو خود اپنی بیوی اور بچے کو وہاں مرنے کے لئے چھوڑ گئے تھے انہوں نے کسی اور کو کیا لانا تھا مگر پھر خدا نے مکہ کی آبادی کے کیسے سامان کئے اور ان کی دعا کو کس حیرت انگیز رنگ میں پورا فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب واپس چلے گئے تو چند دنوں کے بعد پانی ختم ہو گیا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیاس کی شدت سے تڑپنے لگے ماں سے اپنے بچہ کی حالت دیکھی نہ گئی تو انہوں نے صفا و مروہ پر چڑھ کر دیکھنا چاہا کہ شاید ادھر اُدھر کوئی آدمی نظر پڑ جائے اور وہ ان کے لئے پانی کا انتظام کر دے یا پانی کا کچھ پتہ دے مگر وہاں آدمی کہاں؟ آخر جب بہت بیتاب ہو گئیں تو انہیں کسی کی آواز سنائی دی اس پر انہوں نے بلند آواز سے کہا اے خدا کے بندے تُو جو کوئی بھی ہے میں تجھے قسم دیتی ہوں کہ اگر تجھے پانی کا پتہ ہے تو مجھے بتا کیونکہ میرا بچہ پیاسا مر رہا ہے۔ اس کے جواب میں اس آواز دینے والے نے کہا۔ ہاجرہ میں خدا کا فرشتہ ہوں جا اور دیکھ کہ خدا نے اسمٰعیلؑ کے قدموں کے نیچے پانی کا ایک چشمہ پھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ وہ آئیں اور انہوں نے دیکھا کہ واقعہ میں زمین میں سے ایک چشمہ پھوٹ رہا ہے۔ یہی چشمہ زمزم کہلاتا ہے اور اسی تبرک کی وجہ سے لوگ اس کا پانی دُور دُور لے جاتے ہیں بلکہ بعض لوگ وہاں اپنا کفن لے جاتے اور زمزم کے پانی سے گیلا کرکے لے آتے ہیں۔ پھر جُرہم قبیلہ وہاں سے گزرا اسی قبیلہ کے آدمی چونکہ اسی راستہ سے یمن میں تجارت کے لئے جاتے تھے اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے ان میں سے بعض مر جاتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہاں پانی موجود ہے تو انہوں نے خواہش کی کہ یہاں ایک درمیانی پڑاؤ بنا لیا جائے۔ چنانچہ جُرہم قبیلہ کا رئیس حضرت ہاجرہؓ کے پاس آیا اور اس نے درخواست کی کہ ہمیں یہاں بسنے کی اجازت دی جائے ہم آپ کی رعایا بن کر رہیں گے۔ حضرت ہاجرہؓ نے اس کی اس درخواست کو منظور فرما لیا اور اس طرح وہ ایک درمیانی پڑاؤ بن گیا جہاں جُرہم قبیلہ کے اور بھی کئی لوگ رہنے لگ گئے۔ رفتہ رفتہ اس پڑاؤ نے ایک گاؤں کی شکل اختیار کر لی اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اسی قبیلہ کی ایک لڑکی سے شادی کر لی۔

بھلا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اس جنگل میں جہاں سینکڑوں میل تک آبادی نہ تھی کہاں سے بیوی لانی تھی۔ خدا نے ہی یہ سامان کیا کہ وہاں جُرہم قبیلہ کا ایک گاؤں بسا دیا۔ اس طرح ان کو بیوی بھی مل گئی اور ان کی اولاد کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا مگر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ آباد کیا تھا اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ یہ مکہ کسی دن شہر بن جائے گا۔ کون کہہ سکتا تھا کہ لوگ یہاں آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنا وقت گزاریں گے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ شہر ہمیشہ محفوظ رہے گا اور اللہ اسے امن والا بنائے گا۔ اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے یہ تمام باتیں ناممکن تھیں۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ مکہ شہر بنے گا۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ مکہ محفوظ رہے گا۔ مگر اصحاب الفیل کے حملہ کے وقت وہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا کہ مکہ ایک شہر بنے گا اور شہر بھی ایسا جو دشمن کے حملہ سے محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کرکے دکھا دیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ اصحاب الفیل کو اس وقت

تک کسی نے حملہ کرنے سے روکے رکھا تھا آخر کونسی طاقت تھی جو اس عرصۂ دراز میں مکہؐ کا محافظ رہی حضرت ابراہیمؑ اور اصحاب الفیل کے واقعہ کے درمیان کوئی ۲۸ سَو سال کا فرق تھا یا بعض روایتوں کے لحاظ سے ۲۲ سَو سال کا فرق تھا۔ دو ہزار دو سَو یا دو ہزار آٹھ سَو سال تک مکہؐ پر کوئی حملہ نہیں کرتا۔ دو ہزار دو سَو سال تک مکہؐ کے گرانے کی خواہش کسی کے

. . . .

دل میں پیدا نہیں ہوتی۔ دو ہزار دو سَو سال تک خانہ کعبہ کو منہدم کرنے کا جوش کسی کے دل میں پیدا نہیں ہوتا نہ کسی یہودی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے نہ کسی عیسائی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے نہ کسی اور حکومت کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے نہ اس عرصہ میں ثمود کی حکومت آئی، عاد کی حکومت آئی۔ یہ بڑی بڑی حکومتیں تھیں اور ان کی طاقت بہت زیادہ تھی مگر کسی کو یہ خیال پیدا نہ ہوا کہ وہ خانۂ کعبہ پر حملہ کرے لیکن ادھر ربیع الاوّل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوتے ہیں اور اُدھر دو ماہ پہلے محرم میں ابرہہ حملہ کر دیتا ہے اور اس وقت خدا یہ نشان ظاہر کرتا ہے کہ وہ ابرہہ اور اس کے لشکر کو تباہ کر دیتا ہے۔ اتنی مدت تک کسی کو خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کا خیال نہ آنا اور اس وقت آنا جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہونے والے تھے بتاتا ہے کہ یہ شیطان کی طرف سے اس وقت آخری حملہ تھا تاکہ پیشتر اس کے کہ اس انسان کا ظہور ہو جو دعائے ابراہیمی کے ماتحت پیدا ہونے والا تھا یہ جگہ ہی مٹا دی جائے اور ابراہیمی پیشگوئی کا دنیا میں ظہور نہ ہو۔ بہرحال اس پیشگوئی کا پورا ہونا اور ایسے حالات میں پورا ہونا جو بالکل مخالف تھے اور ایسے وقت میں پورا ہونا جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہونے والے تھے بتاتا ہے کہ اس پیشگوئی کی ایک کڑی اللہ تعالےٰ کے تصرف میں تھی اور اسی نے مخالف حالات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کیا۔ دعائے ابراہیمی میں صاف طور پر یہ الفاظ آتے ہیں کہ الٰہی تو میری اولاد میں سے ایک ایسا انسان مبعوث کر جو دنیا کو ہدایت دینے والا ہو اور ساتھ ہی یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ خانہ کعبہ کو محفوظ رکھے۔ یہ دونوں دعائیں اللہ تعالیٰ کی کمال حکمت کے ماتحت ایک ہی وقت میں پوری ہوتی ہیں۔ محرم میں خانہ کعبہ کو برباد کرنے والا دشمن اُٹھتا ہے اور ربیع الاوّل میں وہ شخص پیدا ہو جاتا ہے جو کہتا ہے کہ میں دعائے ابراہیمی کا مصداق ہوں مگر ۲۲ سَو سال تک نہ کسی نے خانہ کعبہ پر حملہ کیا اور نہ کسی نے یہ کہا کہ میں دعائے ابراہیمی کا مصداق ہوں۔ کیا یہ سب کچھ اتفاق ہے؟ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوےٰ کو تم اتفاق کہہ لو مگر کیا ابرہہ کے حملہ کو بھی کوئی اتفاق کہہ سکتا ہے۔ یقیناً اگر تعصب سے کام نہ لیا جائے تو نہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوےٰ کو اتفاق کہا جا سکتا ہے اور نہ ابرہہ کے حملہ کو اتفاق کہا جا سکتا ہے بلکہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جو کچھ ہوا اللہ تعالےٰ کے منشاء اور اس کے ازلی فیصلہ کے مطابق ہوا۔ پیشگوئی کا پورا ہونا ناممکن نظر آتا تھا۔ حالات قطعی طور پر مخالف تھے اور کوئی انسان محض اپنی عقل سے قیاس کرکے یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ پیشگوئی پوری ہو جائے گی مگر ناممکن حالات کو ممکن بناتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے اس پیشگوئی کو پورا کر دیا۔ اگر اس دنیا میں ایسے نظارے نظر آ سکتے ہیں تو کیا اس خدا کی بتائی ہوئی وہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہو سکتیں جو اگلے جہان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگر ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا ممکن ہے تو اگلے جہان سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں کا پورا ہونا کیوں ممکن نہیں۔

غرض اللہ تعالےٰ نے ھُمَزَہ اور لُمَزَہ کے ساتھ اس سورۃ کو جوڑ کر اس اعتراض کو رد کیا ہے جو کفار کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے کہ اگلے جہان کے متعلق جو خبریں دی گئی ہیں وہ ہم کس طرح مان لیں۔ اللہ تعالےٰ جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ دعائے ابراہیمی کونسی ممکن تھی۔ اسمٰعیل کا موت سے بچ جانا کونسا ممکن تھا۔ خانہ کعبہ کا بن جانا اور سارے عرب کی توجہ کا اس کی طرف پھر جانا کونسا ممکن تھا۔ ۲۸ سَو سال کے بعد ایک جرار لشکر کے دل میں خانۂ کعبہ پر حملہ کرنے اور اسے گرا دینے کا احساس پیدا ہونا کونسا ممکن تھا۔ اس دشمن کا تباہ ہونا کونسا ممکن تھا۔ اور پھر اس دشمن کی تباہی کے عین دو ماہ بعد اس شخص کا پیدا ہو جانا جس کی خاطر خانہ کعبہ کو بنایا گیا تھا کونسا ممکن تھا۔ اگر یہ ساری ناممکن باتیں ممکن ہو گئی ہیں تو اگلے جہان کی باتوں پر تم کیا اعتراض کرتے ہو۔ جس خدا نے یہ باتیں پوری کی ہیں وہی اگلے جہان کی باتوں کو بھی پورا کر دے گا۔

غرض قرآن کریم کا یہ طریق ہے کہ وہ اس دنیا کی خبروں اور اگلے جہان کی خبروں کو ملا کر بیان کرتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم)

ہر لمحہ گزرتا ہے مرا عید کی صورت

گو چشمِ تمنّا میں ہے امید کی صورت
نکلی ہے نہ نکلے گی کوئی دید کی صورت

ہر آن لبِ بام ہلالِ خمِ ابرو
ہر لمحہ گزرتا ہے مرا عید کی صورت

رہ جاتے ہیں دل تھام کے وہ بھی سرِ محفل
اشکوں میں لرزتی ہے جو امید کی صورت

تنقید بھی کرتے ہیں تو ملتی ہے مجھے داد
وہ داد بھی دیتے ہیں تو تنقید کی صورت

اللہ رے احساسِ غلط کاریٔ انساں
تثلیث کو منواتے ہیں توحید کی صورت

انجامِ سفر کیا ہے مجھے کچھ نہیں معلوم
مہر و مہ و انجم تو ہیں تمہید کی صورت

آنکھوں کو نسیم آج ذرا بند تو کرنا
شائد کہ نکل آئے کوئی دید کی صورت

نسیم سیفی (ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمد عالم صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ فتح پور ضلع گجرات بندشِ پیشاب کے باعث بیمار ہیں ان کا دوسرا اپریشن بھی ہو چکا ہے کمزوری انتہائی بڑھ گئی ہے۔ خون بھی دیا گیا ہے مگر ابھی تک حالت رو بصحت نہیں۔ دوسرے یہ کہ اپریشن کے بعد ان پر ٹائیفائیڈ کا حملہ ہوا جس نے پریشان کن صورت پیدا کر دی۔ اپریشن کامیاب طور پر ہوا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ چوہدری صاحب موصوف کی شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا محمد سلیم اختر مربی سلسلہ مقیم بوریوالہ)

دعائے مغفرت

مکرم ماسٹر فضل الدین صاحب طارق کالرٹھ کا عزیزم ارشاد احمد بعمر ۱۵ سال اچانک بشیر آباد اسٹیٹ میں ۲۷ وفا ۱۳۴۲ ہش کو وفات پا گیا ہے۔ مرحوم واقفِ زندگی تھا اور تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ نہایت خوش اخلاق اور سلیم فطرت بچہ تھا۔

احباب جماعت اور خاص طور پر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشانِ قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے والدین کو اس جانفزا صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق اور صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین

(مبارک احمد بھٹی واقف عارضی نواز آباد اسٹیٹ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینجر الفضل)

موصی احباب کے لئے نہایت ضروری اعلان

79

ہر موصی بھائی اس اعلان کو ضرور پڑھے

ہر موصی نے اللہ تعالیٰ کے مامور کی آواز پر لبیک کہہ کر خاص طور پر تقویٰ و پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے کا عہد کیا ہے نیز یہ اقرار کیا ہے کہ وہ خاص مالی قربانی کرے گا اپنی آمد کا دسواں حصہ باقاعدگی سے ادا کرتا رہے گا۔ اور اپنے ترکہ کا ۱/۱۰ حصہ بھی اشاعت اسلام کی اغراض کے لئے صدر انجمن احمدیہ کو پیش کر دے گا۔

مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض موصی صاحبان حصہ آمد کی ادائیگی ماہ بہ ماہ تعہد سے نہیں کرتے اور وہ بقایا دار ہو جاتے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ ہے کہ چھ ماہ سے زائد بقایا دار اگر ادائیگی کے لئے مجلس کارپرداز سے مہلت حاصل نہ کرے تو اس کی وصیت منسوخ کر دی جاتی ہے۔ پھر یہ بھی قاعدہ ہے کہ بوقت وفات کل بقایا (خواہ بقایا حصہ آمد کا ہو یا حصہ جائیداد کا) اگر ادا نہ ہو تو تا ادائیگی موصی کو امانتاً دوسری جگہ دفن کیا جائے گا۔

جہاں تک ترکہ اور جائیداد کے حصہ کا سوال ہے۔ یہ وصولی صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق جناب ناظم صاحب جائیداد کے ذمہ ہے۔ جب تک ان کی طرف سے پوری وصولی کی رپورٹ نہ آئے تب تک موصی کی نعش حسب قواعد بہشتی مقبرہ میں دفن نہیں ہو سکتی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۲ء میں کافی تجربہ کے بعد ایک مرحوم موصی کے بارے میں دفتر بہشتی مقبرہ کو ہدایت دی تھی کہ

> "صحیح طریق یہ ہے کہ ورثاء ساری رقم ادا کریں یا پھر امانتاً دوسرے قبرستان میں دفن کریں جب رقم ادا ہو جائے مقبرہ میں دفن کریں"۔

گزشتہ دنوں یہ معاملہ پھر پیش ہونے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ نے فیصلہ فرمایا ہے:-

> "اس پر عمل ہونا چاہیئے"

صدر انجمن احمدیہ نے ان ارشادات کی روشنی میں اپنے ریزولیوشن ۲۴۶ مؤرخہ ۱۲/۶/۶۸ میں قاعدہ بنا دیا ہے کہ ہر موصی کا حصہ آمد و حصہ جائیداد تدفین سے پہلے وصول ہونا ضروری ہے۔ ورنہ میت کو امانتاً دوسرے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ موصی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس قاعدہ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ کیونکہ اب آئندہ سے ناظم صاحب جائیداد اس پر عمل پیرا ہونے کے پابند ہیں۔ اور ایسا ہی مجلس کارپرداز بھی اس کی پوری پابندی کرے گی۔

امید ہے کہ صدر صاحبان مجالس موصیان اپنے اپنے حلقہ کے تمام موصی بھائیوں کو اس قاعدہ سے پوری طرح اطلاع فرمائیں گے۔ امراء کرام اور صدر صاحبان جماعت بھی احباب کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع اور خدام الاحمدیہ کا فرض

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع قریب آگیا ہے لیکن مجالس نے چندہ سالانہ اجتماع کی طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ نیز بجٹ کے لحاظ سے اب تک کم از کم ۵۰۰۰ روپے پہنچ جانے چاہیئے تھے۔ جبکہ صرف ۱۰۰۵ روپے مرکز میں پہنچے ہیں۔ قائدین مجالس اور خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع کی طرف فوری توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں اس ادارے کے تمام تر اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں اس امداد کے لئے بعض دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ جن دوستوں نے ماہ ہجرت ۱۳۴۷ ہش (مئی) میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام تشکر کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

۱- مکرم محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب — ۲۵ روپے ماہوار
۲- رر رر صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ — ۵ رر رر
۳- رر جناب چوہدری عبد الواحد صاحب بذریعہ وکالت مال ثانی ربوہ — ۱۰۰ رر رر
۴- رر رر جناب سید عبد الرزاق شاہ صاحب ربوہ — ۵ رر رر
۵- رر رر مولوی سلطان محمود انور صاحب — ۵ رر رر
۶- رر رر مرزا غلام احمد صاحب ربوہ — ۱ رر رر
۷- مکرمہ محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ — ۱۰ رر رر

۸- رر رر بیگم صاحبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ربوہ — ۱۳
۹- رر رر والدہ صاحبہ صفی الرحمٰن صاحب خورشید ربوہ — ۵
۱۰- مکرم محترم جناب محمد آمین صاحب اوکاڑہ — ۲
۱۱- رر رر جناب ملک لعل خان صاحب ہری پور ہزارہ — ۹۲ - ۳۰
۱۲- رر رر جناب ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ — ۲۰
۱۳- جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب محاسب کراچی — ۶۲ - ۳۳
۱۴- مکرمہ محترمہ ہمشیرہ صاحبہ چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی — ۱۰
۱۵- مکرم محترم جناب حکیم منور علی خان صاحب کراچی — ۱۰
۱۶- رر رر چوہدری محمد حسین صاحب وہاڑی
بذریعہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ربوہ — ۱۰۰
۱۷- مکرم محترم جناب چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ بذریعہ
رر رر مولوی روشن دین احمد صاحب ربوہ — ۵۰ — ۱۰
۱۸- مکرم محترم جناب سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب بذریعہ
رر نور مرتضیٰ صاحب — ۱
۱۹- مکرم محترم جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کوہاٹ — ۵
۲۰- مکرم محترم جناب نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں — ۲۰
۲۱- رر رر عبد الغنی صاحب راولپنڈی — ۷
۲۲- رر رر عبد الرشید صاحب رر — ۴۵
۲۳- رر رر شیخ احمد علی صاحب گڑھی شاہو لاہور — ۲۴
۲۴- رر رر عبد اللطیف صاحب ستکوہی لاہور — ۸۲
۲۵- رر رر احمد علی صاحب لاہور — ۱۱
۲۶- رر رر محمد یحییٰ خان صاحب رر — ۳
۲۷- مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر اقبال صاحب لاہور — ۲۰
۲۸- رر رر ڈاکٹر اختر محمود صاحب رر — ۵

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دیدیں گے بعض اوقات وہ مرے ہی نہیں سکتے۔ جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا بھی معمولی ثواب نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے"

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز — ربوہ)

مسل ۱۹۲۶۵

میں نور احمد ولد غلام رسول صاحب قوم آرائیں پیشہ تجارت و زمینداری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۱-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی کل رقبہ ۱۱۲ ایکڑ مالیتی ۵۰۲۷۶/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰/- روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۲۵/- روپے

العبد:- نور احمد ولد چوہدری غلام رسول صاحب نور برادرس دھولن آباد میرپور خاص۔ گواہ شد: مرزا نذیر احمد میرپور خاص۔

گواہ شد:- محمد اکبر افضل مربی سلسلہ احمدیہ۔ ضلع تھرپارکر ۲۰-۱۱-۶۶

مسل ۱۹۲۶۶

میں نورجہاں بیگم صاحبہ زوجہ محمد ایوب صاحب قوم بٹ کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن جاگو والا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۷-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند .. - - - ۱۰۰۰ روپے

زیورات .. - - ۷۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

شرط اول ۱۰۰/- روپیہ

العبد:- نورجہاں بیگم

گواہ شد:- عبد الحی صابر موصی ۱۰۹۳۱

گواہ شد:- محمد ایوب بقلم خود خاوند موصیہ

مسل ۱۹۲۶۷

میں چوہدری کرامت اللہ خان صاحب کاٹھگڑھی ولد چوہدری ہدایت اللہ خان صاحب کاٹھگڑھی قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲/ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۹-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے زرعی اراضی پندرہ ایکڑ مالیتی ۱۹۷۴۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

شرط اول ۱۰۰/- روپیہ

العبد:- چوہدری کرامت اللہ خان کاٹھگڑھی ولد چوہدری ہدایت اللہ خان صاحب کاٹھگڑھی۔ چک ۲/ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا

گواہ شد:- عبد العزیز خان بقلم خود چک ۲/ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا۔

گواہ شد:- چک ۲/ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا

مسل ۱۹۲۶۸

میں بشیر احمد خان ولد چوہدری رحمت خان صاحب قوم جٹ پیشہ پنشن یافتہ عمر ۷۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- مکان واقع عزیز آباد کراچی مالیتی ---- ۱۰۰۰۰

۲- پلاٹ واقع دار الصدر شرقی ربوہ ------ ۲۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۵۰/- روپے

العبد:- بشیر احمد خان ابن چوہدری رحمت خان صاحب ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات حال پشاور ۲-۱-۶۸

گواہ شد:- صوفی رحیم بخش موصی ۵۶۱۲ صدر حلقہ پشاور چھاؤنی ۲-۱-۶۸

گواہ شد:- محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ مقیم پشاور ۲-۱-۶۸

مسل ۱۹۲۶۹

میں شمیم اختر النساء بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد خان صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں۔ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ .. - ۱۰۰۰ روپے

۲- زیورات .. - ۲۷۶۰ "

۳- رنگ مشین .. - ۳۰۰ "

۴- سلائی مشین .. - ۴۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۵۰/- روپے

الامۃ:- شمیم اختر النساء بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد خان صاحب دھیر کے کلاں ضلع گجرات حال پشاور

گواہ شد:- بشیر احمد خان خاوند موصیہ دھیر کے کلاں حال پشاور

گواہ شد:- صوفی رحیم بخش صدر حلقہ پشاور چھاؤنی۔ ۲-۱-۶۸۔

مسل ۱۹۲۷۰

میں بشریٰ نزہت کاٹھگڑھی زوجہ محمد اکبر صاحب فانی۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نور نگر فارم ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۶-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند .. - ۱۰۰۰ روپے

۲- مشین سلائی .. - ۲۴۰ "

۳- زیورات .. - ۴۸۰ "

کل جائیداد .. - ۱۷۲۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۲۰۰ روپے

الامۃ:- بشریٰ نزہت کاٹھگڑھی

گواہ شد:- محمد اکبر افضل ولد سراج الدین مرحوم مربی سلسلہ ضلع تھرپارکر ۲۰/۵/۶۷

گواہ شد:- محمد اکبر فانی خاوند موصیہ اکاؤنٹنٹ نور نگر فارم ضلع تھرپارکر

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ احسان کا چندہ جلد بھجوائیں

سال رواں کا نواں مہینہ قریب الاختتام ہے مجالس سے درخواست ہے کہ وہ ماہ احسان کا چندہ جلد بھجوائیں۔ بعض مجالس کی طرف سے اس سے قبل بھی کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم فوری طور پر ماہ احسان اور دوسرے مہینوں کا چندہ ارسال کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

40

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

"اگر کسی وقت سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

خریداران الفضل نوٹ فرمالیں

احباب سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل باتیں اچھی طرح نوٹ فرمالیں :-

۱- قیمت اخبار ختم ہونے پر بعض احباب کو بذریعہ کارڈ اطلاع دی جاتی ہے۔ اگر احباب باوجود اطلاع کے قیمت نہیں بھجوائیں گے۔ تو دفتر ہذا وی پی کرنے پر مجبور ہوگا۔ جس کے واپس آنے پر اخبار بند کر دی جاتی ہے۔

۲- بعض احباب ہر ماہ قیمت بھجواتے ہیں۔ ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ دس تاریخ تک ضرور قیمت بھجوا دیں۔

۳- جب احباب قیمت بھجوا دیں تو کارڈ کے ذریعہ اطلاع دیں تا پرچہ بند ہو تو جاری کر دیا جائے۔

۴- بعض احباب نیا پرچہ یا پرانا پرچہ جاری کروانا چاہتے ہیں لیکن نیا یا پرانا کے لفظ کا ذکر سر دست چھوڑ دیتے ہیں جس سے تعمیل کرنے میں تاخیر ہوتی ہے۔

۵- خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے بلا چٹ نمبر جواب میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

(مینجر الفضل)

قابل تقلید نمونہ

محترم مولوی بشارت احمد صاحب نسیم امروہوی موصی نمبر ۶۲۸۶ مبلغ ملائشیا نے اپنی وصیت کا حصہ ۱/۸ کی بجائے ۱/۳ کر دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ موصی مذکور کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ضرورت مالی و ماشکی

فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج میں ایک مالی اور ایک ماشکی کی جگہ خالی ہے۔ دیانتدار اور محنتی امیدوار صدر صاحب مقامی کی تصدیق سے درخواستیں وارڈن صاحب فضل عمر ہوسٹل کو بھجوائیں۔

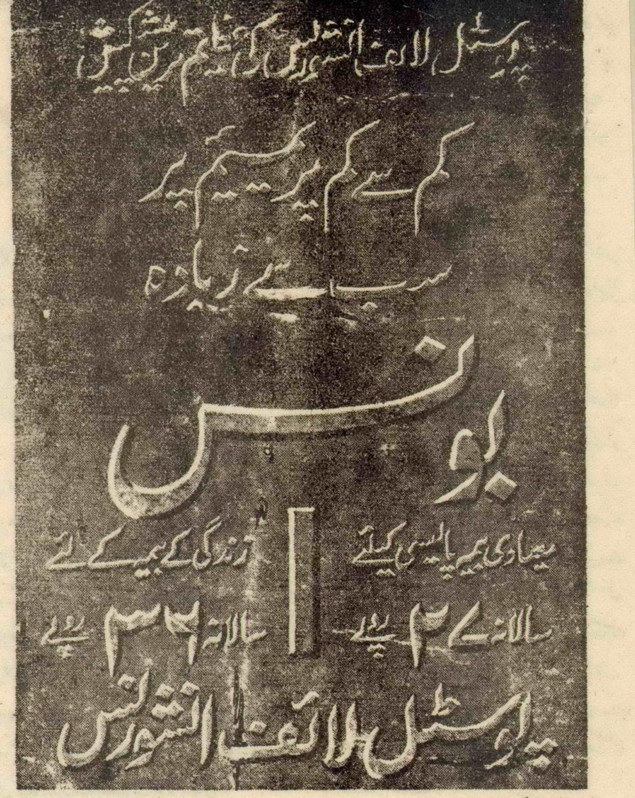

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

بچت کیجئے

ORIENT

مغربی پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس نمبر PR-I/68/PMP/11

ٹنڈر کی دستاویز میں دی ہوئی تفصیلات کے مطابق پی ڈبلیو ریلوے کو ایڈریسنگ مشینیں ۲۰۰، ایڈریسنگ ملٹی پلائیرز ۵۰ اور فوٹو کاپی انگ مشین ایک عدد کی فراہمی کے سلسلے میں صرف امریکہ کے سپلائیرز کے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر کی دستاویز دفتر سیکرٹری ریلوے بورڈ، حکومت مغربی پاکستان پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز (کمرہ نمبر ۷ پہلا فلور) ایمپریس روڈ لاہور سے یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز اینڈ سپلائی پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے ۲ اگست ۱۹۶۸ء سے ۳ ستمبر ۱۹۶۸ء تک جملہ ایام کار میں ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک ناواپسی قیمت -/۲۰ روپے فی سیٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ دفتر ہذا میں ان ٹنڈروں کی وصولی کے لئے آخری تاریخ اور وقت ۴ ستمبر ۱۹۶۸ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک ہے۔ اور ان کے کھلنے کی تاریخ اور وقت ۵ ستمبر ۱۹۶۸ء کے دس بجے صبح تک ہے۔

ٹنڈر کی یہ دستاویزات دفتر کانسولیٹ جنرل آف پاکستان ۱۲۔ ایسٹ ۶۵ وال سٹریٹ نیویارک ۲۱۔ این وائی سے بھی ناواپسی ۴ اعشاریہ ۲۰ ڈالر فی سیٹ خرید سکتے ہیں۔

ایک دفعہ فروخت ہو جانے والے ٹنڈر کی قیمت کسی صورت میں بھی واپس نہیں کی جا سکتی۔

(۲) ٹنڈر لازماً اصل ٹنڈر فارم و اور اس سے منسلکہ شیڈولوں پر ہی قابل قبول ہوں گے۔

(۳) ٹنڈروں پر سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور کا پتہ لکھ کر رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے بھیجے جائیں یا دفتر ڈپٹی چیف پرچیز اینڈ ڈویلپمنٹ ریلوے بورڈ پی ڈبلیو ریلوے بورڈ پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز (کمرہ نمبر ۱۹ گراؤنڈ فلور) ایمپریس روڈ لاہور میں پڑے ہوئے ٹنڈر باکس میں ڈال دیئے جائیں۔ بہرکیف یہ ۴ ستمبر ۱۹۶۸ء کے ایک بجے دوپہر تک ضرور وصول ہو جانے چاہئیں ٹنڈر ۵ ستمبر ۱۹۶۸ء کو دس بجے صبح بر سر عام کھولے جائیں گے۔

(۴) بحری تار کے ذریعے آمدہ کوٹیشن یا بعد از وقت وصول ہونے والے ٹنڈر قابل غور نہیں ہوں گے۔

اے ایچ خان، پی آر ایس۔ سیکرٹری ریلوے بورڈ

INF (L) 9003

خدا تعالیٰ کی نصرت اُس وقت تک نازل نہیں ہوتی جب تک ساری قوم قربانی کیلئے تیار نہ ہو

اگر کوئی قوم قربانی کے لئے تیار نہ ہو تو جھوٹا توکل اسے کامیاب نہیں کر سکتا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ توکل کا صحیح مفہوم واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"باوجود الٰہی فیصلہ کے باوجود الٰہی مشیّت اور ارادہ کے اس وقت تک خدا تعالیٰ کی نصرت نازل نہیں ہوتی جب تک تمام کی تمام قوم قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتی اور اگر کوئی قوم قربانی کے لئے تیار نہ ہو تو جھوٹا توکل اسے کامیاب نہیں کر سکتا۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں پہلے اپنے اونٹ کا گھٹنا باندھوں اور پھر توکل کروں یا اسے آزاد رہنے دوں۔ اور توکل کروں۔ آپ نے فرمایا اِعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ (ترمذی جلد ۲ ابواب صفۃ القیامۃ) پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھو اور پھر توکل کرو۔ یعنی پہلے عمل کرو اور پھر خدا تعالیٰ پر نتیجہ چھوڑ دو۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رات دن کام میں مشغول رہتے تھے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس قدر عبادت کرتے تھے کہ کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف نہیں کر دیئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں (مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب التحریض علی قیام اللیل) — اگر توکل کے یہ معنے ہوتے کہ انسان ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے تو سب سے زیادہ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عمل ہونا چاہیئے تھا کیونکہ آپ سب سے بڑھکر متوکل تھے۔ مگر آپ سب سے زیادہ مشغول رہتے تھے۔ پھر ان معنوں میں سب سے زیادہ توکل تو جنت میں ہو سکتا ہے مگر قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی مشغولیت ہوگی جیسے فرمایا

فِیْ شُغُلٍ فٰکِھُوْنَ (سورۃ یٰسین ع ۴ آیت ۵۶)

اگر توکل کا یہی مفہوم ہوتا تو جب وہاں ہر چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنی ہے تو مومنوں کو تو جنت میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانا چاہیئے تھا۔ مگر وہاں کے لئے بھی شغل کو نکرہ کے طور پر استعمال کر کے بتایا کہ وہاں عظیم الشان کام کرنا ہوگا۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہاں انسان کام سے تنگ نہیں آ جائے گا اور تھکے گا نہیں بلکہ خوشی محسوس کرے گا۔ اور کام کرنے کے باوجود اس کے اندر بشاشت قائم رہے گی۔

غرض آج کل لوگوں نے توکل کا نہایت غلط مفہوم سمجھ رکھا ہے۔ جو کام ان کی اپنی مرضی کے مطابق ہوتا ہے اسے تو وہ کر لیتے ہیں اور جو کام نہیں کرنا چاہتے اس کے متعلق کہہ دیتے ہیں کہ ہم توکل سے کام لے رہے ہیں اگر توکل کے یہ معنے ہوتے کہ عمل ترک کر دیا جائے تو پھر نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ صرف زبان سے ایمان کا اظہار کرنا ہی انسان کو نجات دے دیتا۔

پس توکل کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ سامانوں سے پوری طرح کام لے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائے اور اس سے کہے کہ اے خدا! جو سامان میرے اختیار میں تھے وہ تو میں نے سب استعمال کر لئے ہیں اب کوئی کمی رہ گئی ہے تو تُو خود اپنے فضل سے اسے پورا فرما۔ اور میری کوتاہیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کام کے نیک نتائج پیدا فرما۔ جب وہ ایسا کرے گا تب اسے اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہوگی۔ اور وہ اپنے ہر کام میں کامیابی حاصل کرے گا۔ لیکن جو شخص کام نہیں کرتا اور پھر اپنے آپ کو متوکل کہتا ہے وہ توکل کے ساتھ تمسخر کرتا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ النمل صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن کے ہوائی اڈہ پر صدر ایوب کا پرجوش استقبال

لندن ۲۳ جولائی۔ صدر محمد ایوب خان کل دو ہفتے کے دورے پر جب تہران سے لندن پہنچے تو ان کا انتہائی پرجوش استقبال کیا گیا۔ لندن کے ہوائی اڈے پر ہزاروں پاکستانی اپنے صدر کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ یہ لوگ برطانیہ کے مختلف حصوں سے صدر مملکت کے استقبال کے لئے لندن آئے تھے۔ جب صدر طیارے سے نمودار ہوئے تو لندن کی فضا پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ استقبال کرنے والوں میں دوسرے ملکوں کے مسلمان بھی شامل تھے

ایجنسی فرانس پریس کے مطابق صدر نے لندن کے ہوائی اڈے پر پاکستانیوں کے زبردست اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ ترک وطن کرنے برطانوی قانون کے حق میں ہیں برطانوی حکومت کی کچھ مشکلات ہیں اور پاکستانی شہریوں کو چاہیئے کہ وہ ان مشکلات پر قابو پانے میں برطانوی حکومت کی امداد کریں۔ صدر نے پاکستانی باشندوں کو تلقین کی کہ وہ برطانوی قانون کا احترام کریں۔

لوک سبھا میں بھارتی وزیر اعظم کی تقریر

نئی دہلی ۲۳ جولائی۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے روس کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے پاکستان کو روسی اسلحہ فراہم کیا تو بھارت اپنی جنگی تیاریوں کو تیز کر دے گا۔ انہوں نے کہا پاکستان کو روسی اسلحہ کی ترسیل کے خطرناک نتائج سے روس کو آگاہ کر دیا گیا ہے اور اسے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اب بھارت کی دفاعی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو گیا ہے وہ کل بھارتی لوک سبھا میں ایک تحریک التوا پر تقریر کر رہی تھیں۔ یہ تحریک اپوزیشن سوتنترا پارٹی کے رکن مسٹر پی این مودی اور چار دوسرے ارکان نے پیش کی تھی۔ مسز اندرا گاندھی نے ایوان کو یقین دلایا کہ بھارتی حکومت پاکستان کو روسی اسلحہ کی فراہمی کے فیصلے سے غافل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں روس کے اس فیصلہ سے سخت تشویش ہے۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیگن کے نام میں نے ایک مراسلہ لکھا ہے جس میں انہیں اس مسئلہ پر بھارت کی تشویش سے آگاہ کیا گیا ہے۔

روسی قونصل خانہ پر جن سنگھی مظاہرین کا تیسرا حملہ

کلکتہ ۲۳ جولائی۔ پاکستان کے لئے روس کی فوجی امداد کے خلاف کل تیسری مرتبہ کلکتہ میں زبردست مظاہرہ ہوا۔ اور مظاہرین نے روسی قونصل خانہ پر حملہ کر کے اسے شدید نقصان پہنچایا۔ مظاہرے کا انتظام انتہا پسند ہندو دل کی جماعت جن سنگھ نے کیا تھا۔ پولیس نے انہیں منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا جس سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ کلکتہ میں دو مرتبہ پہلے بھی روسی قونصل خانے پر حملہ ہو چکا ہے۔ کل کا مظاہرہ گزشتہ ہنگاموں کی نسبت زیادہ منظم تھا۔ اور مظاہرین کی تعداد بھی زیادہ تھی۔

پاکستان اور روس کے درمیان نظرثانی شدہ تجارتی معاہدہ

کراچی ۲۳ جولائی۔ پاکستان اور روس کے درمیان موجودہ تجارتی معاہدے کی مدت مزید دو سال بڑھانے پر اتفاق ہو گیا۔ اور دونوں ملکوں کے نمائندے سے آئندہ ہفتے نظرثانی شدہ معاہدے پر دستخط کر دیں گے معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے پاکستان کے وزیر تجارت نواب زادہ عبد الغفور ہوتی کل صبح ماسکو جا رہے ہیں۔ وہ روس میں سات روز قیام کریں گے۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی اور اقتصادی تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔

صدر جانسن کی توقع

اسلام آباد ۲۳ جولائی۔ صدر جانسن نے توقع ظاہر کی ہے کہ مستقبل میں پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کو مزید فروغ حاصل ہوگا صدر ایوب نے امریکہ کے یوم آزادی کے موقعہ پر جو پیغام بھیجا تھا صدر جانسن نے اس کے جواب میں پیغام بھیجا ہے جس میں اس توقع کا اظہار کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کے عوام کو بھی امید ہے کہ دونوں ملکوں کے تعلقات آئندہ برسوں میں مزید بڑھیں گے۔

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب ناصر انسپکٹر تحریک جدید کی اہلیہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷